رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا ✦ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا ✦ میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں۔

اتلعن من هو مثل بدر منوّد
فما رب مليكا اجتبا هم كشتر
فلا تبك بعد ظهور قد مقدر
وما كان رب الكائنات كمهتر
وفى ذاك آيات لقلب مفكر

اتكفر خلفاء النبى تجاسرا
والكنت قد ساءتك امر خلافة
فباذنه قد وقع ما كان واقعا
وما استخلف الله العليم كذاهل
وقضيت امور خلافة موعودة

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت مینیجر
الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے
پتہ پر ہو ✦

چندہ مقامی خریداران پیشگی

ایڈیٹر۔ صاحبزادہ۔ میرزا بشیر احمد صاحب بی اے

جلد ۲ | مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ۲۴۔ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ | نمبر ۲۷

مدینۃ المسیح

مُبارک

"یا برگ و بار ہو ویں اک سے ہزار ہو ویں"

حضرت مسیح موعود کی دُعا ہے اور ہم اس کی استجابت متواتر اللہ تعالے کے فضل سے دیکھ رہے ہیں۔ تمام احمدی احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ ۱۶۔ اگست بروز یکشنبہ بوقت اذان صبح صادق ابن الرسول حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے مشکوئے معلی میں فرزند ارجمند پیدا ہوا۔ اللہ تعالے اسے اپنے خدا کے برگزیدہ دادا کے کمالات کا وارث بنائے۔ اللّٰھم آمین۔ الفضل تمام خاندان رسالت کو جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارک عرض کرتا ہے ✦

تازہ خبریں

جرمنی اور جاپان میں جنگ چھڑ جانے کے احتمال سے جرمن ٹوکیو اور یوکوہاما (جاپان) میں جمع ہو رہے ہیں۔ تاکہ وہ روانہ ہونے کے لئے تیار رہیں ✦

لنڈن ۱۴۔ اگست۔ برطانوی بیڑا مشرق اقصیٰ میں جرمن بیڑے کے حلقۂ اثر کو محدود کر رہا ہے ✦

لنڈن ۱۳۔ اگست۔ بلجیمی سپاہ لڑائی میں خاکی وردی نہ ہونے کی وجہ سے گھاٹے میں ہے۔ دشمن کو آسانی سے نظر آ سکتے ہیں۔ فرانسیسی سپہ سالار جنرل جوفرے نے تھوڑے سے وقت میں ہزاروں میل کی مسافت طے کی ہے۔

برسلز بہت سی دہشت انگیز خبریں سننے میں آ رہی ہیں۔ کئی گاؤں جلا دیئے اور لوٹ لئے گئے۔ ان کے باشندوں کو اس الزام میں کہ انہوں نے فوج پر گولیاں چلائیں۔ بندوق کا نشانہ بنایا جا رہا ہے ✦

جرمنوں نے دستور بنا رکھا ہے۔ کہ جب وہ کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں کے ڈاکخانہ اور بنکوں کے روپیہ پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

لنڈن ۱۳۔ اگست۔ لیج کے قلعے ابھی مسخر نہیں ہوئے۔ بلجیموں نے شام تک ہیلین اور ڈی لک کے درمیان تمام علاقہ کو دشمن سے پاک کر دیا۔ تمام علاقہ لاشوں سے بھرا پڑا ہے۔ بلجیم کی فوج میں کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں۔ لیکن کمک جلدی پہنچ گئی۔ جرمن توپخانے نے بلجیموں کو شہر کی طرف پسپا کر دیا۔ بلجیموں کو کمک سے امداد ملی۔ اور جرمنوں کی تعداد زیادہ ہونے کے باوجود بلجیمی فتحیاب ہوئے۔ شہر کو سخت نقصان پہنچا ✦

ہیلین یا ہیرن بلجیم کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جو برسلز دار السلطنت بلجیم سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ✦

لڑائی میں جتنی جرمن فوج شریک ہوئی۔ اس کا ۳/۱ حصہ تلف ہوا۔ بلجیموں کا نقصان خفیف تھا۔ بلجیموں نے کئی جلد جلد چلنے والی توپیں جو موٹر کاروں میں لدی ہوئی تھیں پکڑ لیں ✦

ہیلن کی لڑائی میں جرمن نقصان کا اندازہ دو ہزار کیا گیا ہے ✦

(باہتمام منشی غلام رسول بمطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پراپرائیٹر پبلشر و پریذیڈنٹ کے لئے شائع ہوا)

بلجیم کے بہت کم سپاہی کام آئے۔ لیکن کئی زخمی ہوئے۔ فرانس اور بلجیم کے شمال مشرق میں اگلی صفوں پر جہاں فوج موجود ہے ہراول اور رسالہ کی لڑائیاں ہو رہی ہیں ؛

اسی وقت جبکہ ہیرن میں لڑائی ہو رہی تھی۔ جرمن اعتجی سے جو مور دو بلجیم کے شمال میں دس میل پر ہے۔ سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے ؛

لنڈن ۱۴ - اگست۔ جرمن دو ڈویژنوں میں کئی سڑکوں پر آگے بڑھے۔ ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ دویسٹ بلجیم تک پہنچ جائیں۔ بلجیوں نے مقام ہیلن پر قدم جمالئے۔ اور کورٹی تیکین میں دریائے ویلپ کے رستہ کی حفاظت کی۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ جرمنوں کی تعداد آٹھ ہزار تھی۔ اور ان کے پاس رسالہ جلد جلد چلنے والی توپیں اور پیدل فوج بھی تھی۔ بلجیوں کی تعداد ۷ ہزار تھی۔

گیارہ بجے توپخانہ کی لڑائی شروع ہوئی۔ بلجی دو ہزار میٹر کے فاصلہ پر سے ان پر گولے برساتے تھے۔ جن سے جرمن کسی طرح بچ نہیں سکتے تھے۔ جس سے وہ ٹولیوں میں منتشر ہونے پر مجبور ہوئے اس طرح دست بدست لڑائی شروع ہوگئی۔ کچھ عرصہ بعد (جرمنی) نے نقصان سے بے پرواہ ہو کر سخت حملہ کیا۔ اور بلجی مورچوں کی طرف امڈا چلا آیا۔ جرمنوں کو دریائے ویلپ کے چند چھوٹے چھوٹے پلوں سے عبور کرنا پڑا۔ اور ان کی لمبی قطاریں توڑ دی گئیں۔ پل بہت جلد لاشوں سے پٹ گئے۔ جرمن نے صرف اپنے مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے بلجیوں پر سے گھوڑے دوڑانے کی کوشش کی۔ نتیجہ یہ جرمن شکست کھانے پر مجبور ہوئے۔ اور دریائے ویلپ اور گیٹ کی طرف پسپا ہوئے۔ بعد ازاں وہ سرپٹ گھوڑے دوڑا کر ٹانگرس کی طرف جہاں وہ قابض ہیں بھاگ گئے ؛

ٹائمز کے فوجی مبصر کی رائے ہے۔ کہ اب تک جنگ کے نتائج سوائے ملہاسن کے ہر جگہ حلیفوں (فرانس۔ روس۔ بلجیم) کے لئے اچھے ہیں۔ گذشتہ بارہ روز کے واقعات قابل اطمینان ہیں۔ کیونکہ بارہویں روز کے اختتام پر کوئی جرمن سپاہی فرانس میں باقی نہیں رہا ؛

جرمن کیلز (روس) میں داخل ہوئے ہیں۔ انہوں نے روسی آبادی کو خرید مزاحمت پر قتل کر دینے کی دھمکی دی ہے

لنڈن ۱۴ - اگست۔ مسٹر اسکوئتھ اور سر ایڈورڈ گرے نے بلجین گورنمنٹ کو بلجیوں کی بہادرانہ مدافعت پر مبارکباد دی ہے ؛

۱۴ - اگست کو جرمنوں نے پونٹ ابوسن پر جو نینسی (فرانس) کے قریب واقع ہے۔ گولہ باری کی جس سے بہت کم نقصان ہوا ؛

۳ جرمن اور ۷ آسٹروی سٹیمر روسی بندرگاہوں میں پکڑے گئے ؛

برلن میں سوشلسٹ جرمن لیڈر ہر لیبنش کا کورٹ مارشل ہوا ہے۔ اور وہ فوجی خدمت سے انکار کرنے پر گولی سے اڑا دیا گیا ہے ؛

فرانسیسیوں نے دو روز کی جنگ کے بعد جرمنوں کو دریائے اوتقین پر جو مانٹ میڈی (فرانس کے شمال میں ہے) شکست دی۔ اور ان کا تعاقب کیا۔ فرانس نے ایک جرمن رجمنٹ کو تباہ کر دیا۔ اور ایک ہزار افسر اور سپاہی گرفتار کئے ؛

روسیوں نے قصبہ سوکال (آسٹریا) واقعہ گلیشیا پر قبضہ کر لیا ہے ؛ انہوں نے آسٹرویوں کو سخت نقصان پہنچا کر بھگا دیا ہے۔ روسیوں نے دریائے بگ کے کنارے دشمن کا تعاقب کیا اور دو پلوں کو تباہ کر دیا ؛

جاپان اور یورپ میں نامہ و پیام کا سلسلہ رک گیا ہے۔

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

پیغام والے بار بار کہتے ہیں۔ کہ ہم نے محمد عثمان احمدی کی اجازت سے خط چھاپا ہے۔ مگر برادر محمد عثمان صاحب اس سے انکار کرتے ہیں۔ اور یہ چٹھی بھیجتے ہیں۔ گو ہم پسند نہ کرتے تھے۔ کہ اس خط کو چھاپیں۔ لیکن چونکہ محمد عثمان خان صاحب احمدی پر بہت ظلم کیا گیا ہے کہ ان کی طرف ایسے افعال کو منسوب کیا گیا ہے۔ جس سے ان پر منافقت کا الزام آتا ہے اور ان کی سخت ہتک کی گئی ہے اس لئے چونکہ وہ مظلوم ہونے کی حیثیت سے لکھتے ہیں۔ ہم اس خط کو چھاپ دیتے ہیں ؛

اخبار پیغام جنگ مورخہ ۹ - اگست ۱۹۱۴ء میں حضرت حسین اشرف نفین جناب مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح کے ایک خط بنام خاکسار کا عکس چھاپا گیا ہے۔ اس کے متعلق چند غلط فہمیاں دور کرنا چاہتا ہوں۔ (۱) یہ خط میں نے اپنی خوشی سے لاہور بھیجا۔ اور نہ میرے علم میں گیا۔ اور نہ میری اجازت سے اخبار میں چھپا۔ میں اس کے متعلق لاہوری مرتدین کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر میں نے کچھ غلط لکھا ہو تو ثابت کریں۔ میرے خیال سے انہوں نے اس معاملہ میں صریح خیانت سے کام لیا ہے (۲) ایڈیٹر صاحب پیغام جنگ نے اسی پرچہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ابھی گذشتہ تین چار دن میں جو خطوط بابو محمد عثمان صاحب و دیگر احباب کے موصول ہوئے تھے۔ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صاحبزادہ صاحب اس خط کی پیش از وقت اشاعت سے گھبرا رہے ہیں"۔ میں اپنے متعلق بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے کوئی خط لاہوری مرتدین میں سے کسی کو ایسا نہیں لکھا۔ کہ جس کا یہ مطلب ہو۔ کہ صاحبزادہ صاحب اشاعت خط سے گھبرا رہے ہیں۔ یہ ان حضرات کی معمولی فتنہ پردازیاں ہیں۔ کہ جو یہ لوگ اس طرح غلط فہمیاں پھیلانا چاہتے ہیں (۳) میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود مہدی اور اس لئے نبی (گو ظلی و بروزی) مانتا ہوں۔ حضرت صاحب کے منکرین کو مسیح موعود اور مہدی کا منکر سمجھتا ہوں۔ اور ان پر وہی فتویٰ جائز سمجھتا ہوں۔ کہ جو ہمارے مخالفین اپنے موعودہ مسیح آسمانی یا مہدی کے منکرین پر لگائیں گے۔ حضرت مولانا حکیم حاجی نور الدین صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ اول بلا فصل مانتا ہوں۔ آپ کے منکرین کے لئے فاسق ہونے کا عقیدہ رکھتا ہوں۔ اسی طرح حضرت حاجی مرزا محمود احمد صاحب فضل عمر کو خلیفہ ثانی حضرت مسیح موعود مانتا ہوں۔ اور میرا دلی عقیدہ ہے کہ بعد نور الدین آپ کے سوا اور کوئی لائق خلافت احمدیہ نہ تھا۔ آپ کے مخالفین کو بھی فاسق فاجر سمجھتا ہوں۔ مگر لاہوری حضرات یا ان کے گروہ میں سے بعض کو مرتد بھی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ میرا عقیدہ ہے کہ انہیں سے چند مثلاً بابو محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب وغیرہ دعاوی حضرت مسیح موعود پر بھی دلی ایمان نہیں رکھتے۔ یہی میرا عقیدہ پہلے تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیگا۔ اب بھی اگر کوئی یہ سمجھے کہ میں دو کشتیوں میں قدم رکھنا چاہتا ہوں۔ اس کو چاہئے۔ کہ وہ اپنے اس خیال سے رجوع کرے۔ ورنہ میں خدا کے یہاں اس پر دعویٰ دائر کروں گا۔ اور اس میں انشاء اللہ مجھ کو ڈگری ملیگی۔ اور ایسا شخص خائب و خاسر ہوگا انشاء اللہ۔ میں نے جو اپنے شکوک حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ وہ مسئلہ نبوت مسیح موعود کے متعلق نہ تھے۔ بلکہ میں نے صرف یہ لکھا تھا کہ میں حضرت مسیح موعود کیلئے یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ آپ کو نبی اللہ یا احمد رسول اللہ کے نام سے پکارا جائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کا جواب اسی کے متعلق ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ میں حضرت مسیح موعود کو نبی نہیں مانتا غلط بلکہ غلط ہے۔ یہ خط جو لاہوری مخالفین کے پاس پہنچ گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ میں اب تک شرفا کے قول پر اعتبار کرتا تھا۔ مگر اب اعلان کرتا ہوں۔ کہ میرا یہ خیال نہیں رہا۔ اب میں آئندہ شریفوں اور لاہوریوں کے درمیان فرق سمجھوں گا۔ اس کے علاوہ اب مجھے یہ بھی شبہ ہوا ہے۔ کہ شیخ عبد الرحمن صاحب کی ذاتی کا خط جو مجھے بذریعہ سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ ملا تھا۔ وہ بھی لاہور پہنچا دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کو میں اس وقت اپنے خطوں میں نہیں پاتا اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ میرے پاس سے چوری گیا ہے جو حضرات اپنے مذہب کی حمایت بذریعہ دغا فریب چوری جائز سمجھتے ہوں۔ اور اس پر عامل بھی ہوں۔ ان میں تو کم سے کم بازی نہیں لے جا سکتا (۴) پیغام صلح میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان، دارالامان ۔ ۱۸ اگست ۱۹۱۷ء

رسالہ المصلح الموعود پر ایک نظر

مسیح موعود کی نبوت اور اس کی پیشگوئی جھٹلانے والوں کے سردار مولوی محمد علی نے اپنے رسالہ المصلح الموعود میں ایسی بہکی بہکی باتیں کی ہیں۔ کہ وہ آپ اپنا جواب ہے نیز مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے اپنی خداداد مومنانہ فراست سے پہلے ہی ان اعتراضوں کا جواب دیدیا تھا۔ جو امن شکن فساد انگیز دماغ پیدا کر سکتا تھا۔ علاوہ ازیں مصنف نے بعض حوالوں کے دینے میں اس قدر خیانت کی ہے کہ لفظ بدل دیئے ہیں۔ یا ایک فقرہ درج کیا ہے۔ اور اس سے اگلا فقرہ جس میں "لیکن" سے "پہلے وہم کا استدراک کیا گیا ہے درج نہیں کیا۔ اس لئے اسکا جواب دینے کو جی نہیں چاہتا تھا کیونکہ رسالہ پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص تقویٰ سے کام نہیں لے رہا۔ اور مسیح کے فرزند دلبند گرامی وار جمند کے بغض میں دیوانہ ہو رہا ہے۔ اور فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ میں مسیح موعود کے کسی بیٹے کو کسی نعمت الٰہی کا مورد نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے منہ سے وہ اعتراض نکل رہے ہیں۔ جو بگھرام نے درباره مصلح موعود اس پیشگوئی پر کئے۔ مگر بعض خطوط سے معلوم ہوا۔ کہ منکران خلافت کے سردار اور ان کے حلیفان کار کو اس رسالہ پر بہت ناز ہے۔ اس لئے منشی عمرالدین صاحب شملوی کی ایک نظم الفضل میں دی جاتی ہے۔ مفصل جواب انشاء اللہ تشحیذ اور الگ رسالہ موسوم بہ نشان فضل کے ذریعے ایک دو ہفتہ تک مطالعہ فرمائیں۔ اور بھی بعض دوستوں نے جواب لکھا ہے۔ بوقت ضرورت وہ بھی شائع کیا جائیگا"۔

مولوی محمد علی صاحب کا رسالہ المصلح الموعود پڑھ کر ممکن ہے کہ کوئی ایسا شخص جسے حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی اچھی طرح سے خبر نہ ہو۔ گھبرا جاوے ۔ اور یا اونگھنے کو ٹھیلتے کی مثال کے مصداق لوگ مغالطہ کھا جاویں۔ ورنہ ایک واقف کار کے لئے تو وہ رسالہ اس بات کی کافی شہادت ہے۔ کہ حضرت سیدنا و مولانا بشیرالدین محمود احمد فضل عمر خلیفہ ثانی کے انکار کے باعث مولوی محمد علی صاحب کی قلم سے وہ باتیں نکلیں۔ جو اس عظیم الشان پیشگوئی کو جھٹلانے کے لئے کسی غیر احمدی کی قلم سے بھی نہیں نکلیں۔ ہاں مرتد ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے رامپور میں کہا تھا۔ کہ مرزا صاحب کا پسر موعود مبارک احمد تھا۔ اور وہ فوت ہوگیا۔ اور میرا لڑکا اس کی بجائے مصلح موعود ہوگا۔

مولوی محمد علی صاحب کا یہ رسالہ ایسا نہیں ہے۔ کہ جسکا جواب نہ دیا گیا ہو۔ ہاں یہ عجیب بات ہے۔ کہ مولوی فاضل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کے مضمون شائع ہونے سے پہلے ہی ایسا نشان رحمت لکھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب بھی اس کی تردید نہیں کر سکے۔ بلکہ وہ نشان رحمت مولوی محمد علی کے مضمون کا پورا پورا جواب ہے۔ ہاں ایک دو باتیں ایسی ہیں۔ جنکا ذکر نشان رحمت میں نہیں آیا۔ مگر دراصل ان باتوں کی توقع احمدیوں سے نہ ہو سکتی تھی۔ بہرحال اب میں مولوی محمد علی صاحب کے مضمون پر ایک سرسری نظر کرونگا۔ تاکہ ناظرین کو مولوی صاحب کی موٹی موٹی غلطیوں پر مطلع کروں۔ اور تاکہ سعید روحیں ان دھوکہ دینے والے خیالات سے ٹھوکر نہ کھا دیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

تمہید

مولوی محمد علی صاحب نے اصل پیشگوئی پر بحث سے پہلے ۷ صفحہ بخیال خود اس سنت اللہ کے بیان کرنے میں صرف کئے ہیں۔ کہ جس سے مصلح موعود کی تعیین ہو سکتی ہے۔ اور اسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مصلح موعود کا مامور کیا جانا اور خدا کی طرف سے مطلع ہونا۔ کہ تو ہی ہمارے فلاں وعدہ کا مصداق ہے۔ ضروری ہے اور جبتک یہ نہ ہو کسی کو مصلح موعود قرار دے لینا بڑی جرأت ہے۔ اور ایسا کرنا ؏

پیراں نمے پرند و مریدان مے پرانند

کا مصداق ہے۔ اور صفحہ ۲۵ کے آخر پر لکھا ہے۔ کہ اگر مصلح موعود ابھی آجاوے۔ تو اس کا آنا عبث ہے۔ کیونکہ غلبہ سلسلہ کا وقت چوتھی صدی میں ہے۔

جواب

مولوی صاحب اگر آپ کی یہ تمہید صحیح ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود ؑ معاذ اللہ اس اصول سے بالکل بے خبر تھے۔ کیونکہ انھوں نے بڑی زور سے مصلح موعود کے متعلق شائع کیا۔ کہ ۹ سال کے اندر وہ ضرور پیدا ہوگا۔ اور اگر میعاد مقررہ میں سے ایک دن بھی باقی ہوگا۔ تو ضرور خدا تعالےٰ اس دن کو اسقدر لمبا کر دیگا۔ کہ المصلح الموعود پیدا ہو جاوے۔ اور پھر حضرت بشیرالدین محمود احمد کے پیدا ہونے پر بطور تفاول ان کا نام بشیر اور محمود رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ ابھی مجھ پر نہیں کھلا۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ بطور تفاول میاں صاحب کو مصلح موعود قرار دیدیا گیا ہے۔ اور انکشاف کامل کا انتظار ہے اور اس کے بعد کبھی حضرت اقدس نے ایک دفعہ بھی یہ نہیں لکھا۔ کہ تفاول درست نہ تھا۔ بلکہ ہمیشہ لکھتے رہے کہ سبز اشتہار کی پیشگوئی کا مصداق بشیرالدین محمود احمد ہی ہے۔ اور یہ تو ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے مرسلوں کو تمام عمر ایک ایسی غلطی پر رہنے دے۔ کہ جس سے قوم ہلاکت کے گڑھے میں جا گرے۔ اور بطور تفاول میاں صاحب کو مصلح موعود قرار دینے سے یہ بھی فیصلہ ہوگیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب سبز اشتہار کے مصداق کو ہی مصلح موعود سمجھتے تھے۔ اور اگر اس اشتہار کا مصداق مصلح موعود نہیں ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اس اشتہار کے مصداق کو بطور تفاول مصلح موعود قرار دیا جاوے اور آخر عمر تک آپ اس پر قائم رہے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب کو یہ بات سمجھ میں آئی کہ سبز اشتہار کا مصداق مصلح موعود نہیں ہے۔ اور مصلح موعود صدی کے سر پر آئیگا یا چوتھی صدی میں آئیگا۔ کیونکہ ابھی اس کا آنا فضول ہے۔ اور سنت اللہ کے مخالف ہے۔ مگر خدا کا نبی اس سنت اللہ سے بے خبر تھا اور اپنے الہام کے معنے نہ سمجھ سکا۔ الہام کیا اپنے اشتہار کا منشاء بھی نہ سمجھ سکا۔ پھر خدا تعالےٰ بھی کیا اپنی سنت سے بیخبر تھا جو نو برس کے اندر مصلح موعود کے ہونے کا وعدہ کیا۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔

اگر مولوی محمد علی صاحب خدا کا خوف کرتے۔ تو ہرگز "پیراں نمے پرند و مریداں مے پرانند" کا خطاب میاں صاحب کے مصلح موعود ماننے والوں کو نہ دیتے۔ کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے۔ کہ پیر کامل حضرت خلیفۃ المسیح بھی یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ میاں صاحب ہی وہ پسر موعود ہیں۔ پھر یہ بھی سوچتے کہ ہم لوگ حضرت مرزا صاحب کا تعین پیش کرتے ہیں۔ نہ کہ اپنی طرف سے۔

۹ ۔ سالہ میعاد

مولوی محمد علی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ نو سالہ میعاد تو بشیر اول کے لئے ہی تھی۔ جو فوت ہوگیا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کا یہ لکھنا مجھے تعجب میں ڈالتا ہے کیونکہ حضرت مرزا صاحب تو اس نو سالہ میعاد کو نسبت لمبی میعاد خیال کر کے معترض ہوتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں۔

" واضح ہو۔ کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت

۲ کا بقیہ

دیگئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی زیادہ ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا ہے۔

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ ۹ سالہ میعاد مصلح موعود کے لئے ہے۔ اور اس کے آگے ہی آپ لکھتے ہیں۔

"آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اسقدر کھل گیا ہے کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ × × × لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو اب پیدا ہوگا۔ یہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں **۹ برس** کے عرصہ میں پیدا ہوگا"۔ اشتہار صداقت آثار مورخہ ۸ اپریل ۱۸۸۶ء

اس اقتباس سے بھی صاف ظاہر ہے۔ کہ مدت ۹ سالہ مصلح موعود کے متعلق ہی ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کا یہ فرمانا کہ یہ بشیر اول کے متعلق ہے محض دھوکہ ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے تو بشیر اول کی وفات کے بعد سبز اشتہار میں یہ بھی کھول کر لکھدیا تھا۔ کہ

"لیکن اس اشتہار ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء میں تو کسی جگہ نہیں لکھا۔ کہ جو ۷ - اگست ۱۸۸۷ء کو لڑکا پیدا ہوگا وہی مصداق ان تعریفوں کا ہے۔ بلکہ اس اشتہار میں اس لڑکے کے پیدا ہونے کی کوئی تاریخ مندرج نہیں ہے۔ کہ کب اور کس وقت ہوگا۔ پس ایسا خیال کرنا کہ ان اشتہارات میں مصداق تعریفوں کا اسی پسر متوفی کو ٹھہرایا گیا تھا سراسر ہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے"۔

مذکورہ بالا اقتباس تو کہہ رہا ہے۔ کہ صفات خاصہ والا لڑکا یعنے مصلح موعود جو میعاد مقررہ کے اندر ہونے والا تھا۔ وہ بشیر اول نہ تھا مگر مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں۔ کہ

"نو سال کی میعاد ۲۲ - مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مقرر کی گئی۔ اور اس کے بعد پھر اعتراض ہوا۔ کہ یہ میعاد لمبی ہے تو ۸ - اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ لکھا ماسوا اس کے اب بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا یعنی ۲۲ - مارچ ۱۸۸۶ء دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی۔ تو آج ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اسقدر کھلگیا۔ کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونیوالا ہے۔ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ دوبارہ اسی امر کے انکشاف کے لئے توجہ کی گئی۔ جو پہلے ۲۲ - مارچ ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں تھا۔ یعنی متعلق میعاد ۹ سال تو درحقیقت اسی نو سالہ میعاد کی مزید تشریح ان الفاظ میں تھی"۔ صفحہ ۱۴۱ ۔

یہاں تو مولوی محمد علی صاحب نے یہ بتانا چاہا ہے۔ کہ ۹ سالہ میعاد کی ہی یہ تشریح ہے کہ ایک مدت حمل تک پسر موعود پیدا ہوگا اور وہ لڑکا بشیر اول تھا۔ پس ۹ سالہ میعاد کی پیشگوئی ختم ہوگئی لیکن یہ محض دھوکہ ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس کی مقتبسہ عبارت کے آگے اسی اشتہار (۲۲ - مارچ ۱۸۸۶ء) میں یہ عبارت ساتھ ہی ہے :-

"اس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونیوالا ہے۔ یا بالضرور اس کے قریب حمل میں لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو اب پیدا ہوگا۔ یہ **وہی لڑکا** ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ پھر بعد اس کے یہ بھی الہام ہوا۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں"۔

مولوی محمد علی نے مندرجہ بالا عبارت کو کیوں چھوڑا۔ اس کا جواب میں نہیں دیتا۔ ناظرین خود سوچ لیں۔ ہاں میں اتنا بتا دیتا ہوں کہ اس عبارت سے اسقدر تو واضح ہوگیا۔ کہ بشیر اول کے لئے ۹ سالہ میعاد نہیں ہے۔ بلکہ یہ میعاد مصلح موعود ہی کے متعلق ہے مولوی محمد علی صاحب نے ان لکھے الفاظ کو چھوڑا۔ اور نتیجہ یہ نکالا کہ امر میعاد کے متعلق خدا کی طرف سے انکشاف یہ ہوا تھا۔ کہ وہ ۹ سالہ میعاد ایک مدت حمل تک محدود ہے۔ حالانکہ یہ منشاء حضرت اقدس کے الفاظ کا ہرگز نہیں۔ اصل منشاء یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس نے جب مصلح موعود کی پیدائش کا وقت معلوم کرنے کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے ایک لڑکے کے جلد ہی پیدا ہونے کی خبر دی۔ تاکہ ہندو معترضوں کا یہ سوال کہ میعاد لمبی ہے۔ اور اس میں کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو ہی سکتا ہے۔ اٹھ جائے۔ مگر اس سے یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہے۔ جو ۹ سال کے اندر پیدا ہونے والا تھا۔ یا وہ دوسرا ہوگا۔ جو ۹ سالہ میعاد کے اندر پیدا ہوگا۔ اور بشیر اول جو اس پیشگوئی کے مطابق ایک مدت حمل میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی وفات پر حضرت صاحب نے کھول کر لکھدیا۔ کہ یہ لڑکا مصلح موعود نہ تھا۔ الہام نے اس کی تعیین کی۔ جیسے کہ پہلے لکھ چکا ہوں۔ پس ۹ سالہ میعاد بحال خود قائم رہی۔ اور ایک مدت حمل میں پیدا ہونے والے موعود کی پیشگوئی پوری ہوچکی تعجب ہے کہ مولوی محمد علی کی باریک بین نگاہ اس موٹے امر کو نہ پاسکی۔ اور بشیر ثانی محمود احمد کی پیشگوئی میں آپکو ایک بہت ہی دور کی بات سوجھی ہے۔ جو یہ کہ حضرت اقدس نے لکھا ہے۔ کہ

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا دوسرا نام محمود احمد بھی ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق **اپنی میعاد کے اندر** ضرور پیدا ہوگا"۔

اس پر مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس میعاد سے مراد ۹ سالہ میعاد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد میعاد مندرجہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء ہے۔ جو اس طرح بیان کی گئی ہے۔

"بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا گیا جسکا نام محمود احمد ہوگا۔ سو یہی قریب مدت ہی اس لڑکے کی میعاد مقرر ہے۔ نہ کہ ۹ سال کی مدت جو ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء کے پہلے حصہ پیشگوئی والے لڑکے یعنی بشیر اول کی تھی"۔ صفحہ ۱۵ ۔

کیوں جناب مولوی محمد علی صاحب! یہ کیا بات ہے کہ بشیر اول کے متعلق **ایک مدت حمل سے** تو آپ کے خیال میں ۹ سالہ میعاد مراد ہے حالانکہ یہ میعاد مصلح موعود کی ہے۔ اور بشیر ثانی کے متعلق **قریب مدت** سے ۹ سالہ میعاد مراد نہیں ہے۔ حالانکہ بشیر ثانی ہی مصلح موعود ہے۔ اور یہ دعوے کہ بشیر ثانی محمود احمد ہی مصلح موعود ہے۔ سبز اشتہار سے اظہر من الشمس ہے۔ لیکن آپ نے خواہ مخواہ آنکھیں بند کرکے لکھدیا ہے۔ محمود احمد کی پیشگوئی مصلح موعود کی پیشگوئی سے الگ ہے۔ بہر حال آپ کے بیان کی تردید میں سبز اشتہار کی مندرجہ ذیل عبارت کافی ہے۔ سنئے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ کہ

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جسکا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدے کے مطابق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر اس کے وعدے کا ٹلنا ممکن نہیں"۔

پھر آگے چلکر لکھتے ہیں۔ کہ

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے × × × × × اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے دس جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

[illegible]

کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے" ؎

پھر اس کے آگے چلکر لکھا ہے۔ کہ

" اور یہ دھوکہ نہ کھانا چاہیئے۔ کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا۔ وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے۔ کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں۔ اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اسکا محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا۔ جبتک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا" ؎ (سبز اشتہار)

اس اقتباس سے اس قدر یہی طور پر نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ بشیر الدین محمود احمد فضل عمر وہی پسر موعود ہے جسے مصلح موعود کہا گیا ہے اور ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء میں جو محمود کی پیشگوئی ہے۔ وہ اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔ ایک ہی پیشگوئی ہے۔ جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔ لہذا یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ اپنی مدت سے مراد ۹ سالہ میعاد ہے۔ لاغیر ؎

مولوی محمد علی صاحب نے بڑے زور شور سے لکھا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔ وہ پیشگوئی حضرت اقدس نے اجتہاداً کبھی بشیر الدین محمود احمد میں نہیں لگائی۔ لیکن مذکورہ بالا اقتباسات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بشیر ثانی کی پیشگوئی وہی ہے۔ جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بشیر اول کی پیشگوئی کے بعد سے اور جو "اس کے ساتھ فضل ہے" سے شروع ہوتی ہے۔ اور سبز اشتہار کچھ نہیں۔ مگر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والی پیشگوئی کی تشریح ہے۔ جسکا خلاصہ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ بشیر اول مصلح موعود نہ تھا۔ بلکہ مصلح موعود اس کے بعد یا توقف ۹ سالہ میعاد کے اندر پیدا ہوگا۔ اور یہ خدا کا وعدہ ہرگز نہ ٹلے گا۔ اور یہ کہ بشیر ثانی محمود والی پیشگوئی کسی الگ لڑکے کی پیشگوئی نہیں ہے بلکہ یہ مصلح موعود ہی کے نام ہیں۔ پس سبز اشتہار ہی کا مصداق مصلح موعود ہے۔ اور جب پر سبز اشتہار کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اس پر تمام پیشگوئیاں جو پہلے اشتہار میں مصلح موعود کے متعلق ہیں پوری ہو گئیں۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ سبز اشتہار میں سوائے مصلح موعود کی پیشگوئی کے اور کوئی پیشگوئی نہیں ہے

مولوی محمد علی صاحب نے پیر منظور محمد صاحب کو الزام دیا ہے کہ انھوں نے دو پیشگوئیوں کو جو الگ الگ تھیں۔ تحریف کر کے خواہ مخواہ ایک بنا دیا ہے۔ اور ثبوت یہ دیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل الفاظ جو ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں ہیں چھوڑ دیئے ہیں۔

" اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا۔ بلکہ"

میں نہیں سمجھتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی اپنی طبع رسا کیونکر غلطی پر غلطی کر رہی ہے۔ اور پھر الزام پیر صاحب کو لگا رہے ہیں مولوی صاحب! یہ الفاظ تو پیشگوئی کے نہیں ہیں۔ بلکہ ایک امر واقع کا بیان ہے۔ یعنی ایک خبر دے رہے ہیں۔ کہ مجھے ایک لڑکا بخشا ہے۔ جو بلحاظ استعداد فطری دین کا چراغ ہے ؎

آپ اشتہار کو بھی غور سے پڑھئے۔ یہ چراغ دین تو ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہو چکا تھا۔ اور یہ بشیر اول ہی کا نام ہے۔ جیسے کہ سبز اشتہار میں کھول کر حضرت مسیح موعود نے بیان فرما دیا ہے۔ اشتہار ۱۰۔ جولائی ۱۸۸۸ء میں تو آپ نے بتایا ہے۔ کہ خدا نے سب ضرورتوں کو پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی دی تھی۔ اور ان میں وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ سبز اشتہار ایک ہی لڑکے کی پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ جو مصلح موعود ہے۔ ع

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

بغیر الہام کسی کو مصلح موعود قرار دینے والے پر لعنت

مولوی محمد علی صاحب نے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر لکھا ہے۔ کہ بغیر الہام کسی لڑکے کو مصلح موعود قرار دینے والوں پر حضرت مرزا صاحب نے سبز اشتہار میں لعنت کی ہے۔ اور ساتھ ہی خلیفہ ثانی کو اس امر کا مرتکب ٹھیرایا ہے۔ مگر ساتھ ہی معذرت بھی کی ہے۔ جس کی توضیح کرنا عبث ہے۔ لیکن اتنا کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ لعنت ہم پر ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ ہم نے کسی کو مصلح موعود خود قرار نہیں دیا۔ بلکہ اللہ کے نبی نے جسے بعد انکشاف مصلح موعود لکھا ہے۔ اسے ہی ہم نے مصلح موعود مانا ہے۔ اور پھر جسے آپ بھی مانتے ہیں۔ یعنی حضرت مولانا نور الدین خلیفہ اول نے جسکی خاص طور پر تعظیم کی۔ کیونکہ وہ اسے وہی پسر موعود سمجھتا تھا۔ جو سبز اشتہار کا مصداق ہے۔ ہم بھی ان کی پیروی کرتے ہیں۔ ہاں مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔

" پسر موعود سے تو مراد اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی جو حضرت صاحب نے خود لکھا۔ کہ ہر ایک لڑکا جو اس بیوی سے میرے گھر میں ہوا۔ وہ موعود ہی ہے"۔ صفحہ ۲۶۔

اس سے مولوی صاحب کا یہ مطلب ہے۔ کہ میاں صاحب پسر موعود تو ہیں۔ مگر وہ پسر موعود نہیں۔ جو مصلح موعود بھی ہے۔ مگر تعجب ہے کہ خلیفۃ المسیح رض تو فرماتے ہیں۔ کہ "ہم میاں صاحب سے خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں"۔ اگر میاں صاحب سب صاحبزادوں کی طرح صرف پسر موعود ہی تھے۔ تو یہ خاص عزت اور احترام کیسا ہے۔ اور کیا سائل کا بھی یہی مدعا تھا۔ جو حضور نے یہ فرمایا۔ کہ ہاں وہ پسر موعود ہے۔ دوستو تم جانتے ہو کہ خلیفۃ المسیح کیسے تھوڑے مگر پُر معنی الفاظ زبان سے نکالا کرتے تھے۔ پھر کیا اس سوال کا جواب کہ میاں صاحب ہی وہ مصلح موعود معلوم ہوتے ہیں۔ یہی چاہیئے تھا۔ کہ ہاں وہ پسر موعود ہیں۔ مگر مصلح موعود نہیں۔ اس لئے ہم خاص طور پر ان کی عزت کرتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کے ان الفاظ سے تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی ضرب المثل یاد آجاتی ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ یہاں "تو پسر موعود" کی یہ تاویل کی۔ کہ منجملہ سب موعودین کے حضرت میاں صاحب بھی ایک ہیں۔ جہاں اپنا مطلب نکلتا دیکھا۔ جھٹ لکھدیا۔ کہ

" سراج منیر کے کئی سال بعد تریاق القلوب لکھی گئی اور اس کے صفحہ ۴۲ سطر ۲۴ میں میاں بشیر کے متعلق لکھا ہے۔ کہ شاید **نور سے مراد پسر موعود ہو**۔ پس اگر سراج منیر کے وقت کامل انکشاف ہو چکا تھا۔ تو تین سال بعد یہ کامل انکشاف کہاں گیا؟ کیا کامل انکشاف کے بعد بھی شک باقی تھا۔ کہ شاید نور سے جو میاں بشیر احمد کے متعلق الہام ہے۔ جس کے مطابق بشیر احمد کی پیدائش کا ذکر ہے۔ پسر موعود مراد ہو" صفحہ ۱۳

کیا مولوی صاحب! پسر موعود کے معنے یہاں مصلح موعود ہی ہیں؟ یا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ نور بھی اسی لڑکے کا نام ہے جو اس الہام (ان نور سی قریب) کے مطابق پیدا ہوا ہے۔

اور جس کے متعلق یہ الہام ہے۔ کیا تریاق القلوب کے اسی صفحہ پر حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد کو بلا تردد سبز اشتہار کا مصداق نہیں لکھا۔ اگر لکھا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس کو مد نظر رکھ کر اس جملہ کے معنی یہ نہ کئے جائیں۔ کہ اس الہام میں جو نور کا ذکر ہے۔ اس سے مراد خود یہی پسر موعود ہے۔ اور یہ جملہ اس لئے لکھا گیا۔ کہ کوئی بہت تیز عقل انسان یہ نہ کرے۔ کہ نور اللہ کا الہامی نام جو بشیر اول کے متعلق ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں موجود ہے۔ اور جس کے باعث وہ اجتہاداً مصلح موعود سمجھ لیا گیا تھا۔ اسی طرح اس نور سے بھی کوئی یہ سمجھ لے۔ کہ ابھی مصلح موعود پیدا ہونیوالا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے مصلح موعود کے پیدا ہو چکنے کا کھلے لفظوں میں یقینی طور پر ذکر موجود ہے۔ پس یہ جملہ مصلح موعود کے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ حضرت بشیر احمد ہی کے متعلق ہے۔ کیونکہ نور کی قریب کا الہام بھی انہی کے متعلق ہے۔ جیسے کہ خود آپ نے بھی مانا ہے لہذا آپ کا تمام اعتراض ردی ہو گیا۔

آپ نے بار بار کامل انکشاف والا الہام طلب کیا ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ پیر منظور محمد صاحب نے اسکا جواب پورا دیا ہوا ہے اور آپ بے سمجھ کر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ بھلا مولوی صاحب آپ اتنا بتا دیں۔ کہ جب ایک شخص وعدہ کرے۔ کہ میں فلاں شخص کے متعلق نیک ہونے کا اظہار بعد از اطلاع الہٰی کروں گا۔ اور کہے کہ الٰہی اطلاع ہی کے لئے میں نے اپنا فلاں اشتہار شائع کرنے سے روکا ہوا ہے۔ اور اس وعدہ کے آٹھ سال بعد وہ اشتہار موعودہ شائع کرے۔ اور اس میں لکھدے۔ کہ شخص مذکور نیک ہے۔ تو اب آپ کیا سمجھیں گے۔ آیا یہ اظہار بعد از اطلاع الٰہی ہے یا بدوں اطلاع۔ ہمارے خیال میں تو یہ اظہار ضرور اطلاع الٰہی کے بعد ہے۔ ورنہ یہ کہنا پڑیگا۔ کہ وہ صاحب الہام شخص کچھ عقلمند نہیں ہے۔ کیونکہ آٹھ برس تو انتظار کیا۔ کہ اطلاع الٰہی ملے۔ تو کہوں۔ اور جب اطلاع ملی۔ تو آپ نے بلا کسی تردد کے کہدیا۔ کہ شخص زیر بحث نیک ہے۔ اور یہ بھی نہ لکھا۔ کہ مجھے خدا سے اطلاع نہیں ملی۔ جسکا میں منتظر تھا۔ اور میرا یہ نیک کہنا صرف اجتہادی امر ہے۔ مگر کیا کوئی احمدی حضرت احمد کی نسبت یہ ماننے کو تیار ہے۔ حاشا و کلا۔

ہمارا تو ایمان ہے۔ کہ حسب اعلان خود حضرت مرزا صاحب نے بعد انکشاف کامل ہی سراج منیر کو شائع کیا ہے۔ اور اسی لئے اس میں یہ نہیں لکھا۔ کہ مجھے انکشاف نہیں ہوا۔ بلکہ یقینی طور پر محمود احمد کو ہی مصلح موعود قرار دیا۔ جیسے پہلے بوقت پیدائش بطور تفاؤل مصلح موعود کہا تھا۔ رہا یہ امر کہ اگر کامل انکشاف ہو گیا تھا۔ تو ایسا لکھا کیوں نہیں۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جب آپ نے کامل ۸ سال کے قریب ایک کتاب کو اسی انکشاف کے لئے روک رکھا۔ تو اس قدر عرصہ کے بعد اس میں شک نہیں کہ اگر آپ ایسا لکھدیتے۔ تو پھر جماعت کی آزمائش بالکل ہوتی گو مجھے تو یہ بھی شک ہی ہے کہ آپ کے حسب خواہش بھی اگر الفاظ سراج منیر کے ہوتے۔ تو آپ کہتے۔ کہ یہ تو سبز اشتہار کا مصداق لڑکا ہے۔ آمنا و صدقنا۔ مگر ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق بشیر اول تھا۔ جو ۱۶ ماہ کی زندگی کے بعد رحلت کر گیا تھا۔ اور یا مبارک احمد ہے۔ جو ۸ سال کی عمر پا کر فوت ہو گیا تھا۔ اور ۹ سال کی میعاد سے مراد چوتھی صدی ہے۔ اور اگر صاف صاف کہیں۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ حضرت اقدس کی پیشگوئی جھوٹی تھی۔ استغفراللہ ثم استغفراللہ ثم استغفراللہ۔

تین کو چار کرنے کے معنی

سب سے بڑا اعتراض جو آپ کے ہاتھ میں ہے جس سے کم علم ٹھوکر کھا سکتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مصلح موعود تین کو چار کرنیوالا ہونا چاہیئے تھا۔ اور تین کو چار کرنیوالا حضرت اقدس نے مبارک احمد کو قرار دیا ہے۔

اس وہم کا ازالہ ریویو میں پوری طرح کر دیا گیا ہے اور ممکن ہے کہ مولوی فاضل محمد اسمٰعیل صاحب آپ کو کچھ اور بھی جواب دیں لیکن میں صرف اسقدر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا یہ تحقیق غلط وجود نہیں ہے۔ اور کیا اس کے ہوتے ہوئے بطور تفاؤل محمود کو مصلح موعود قرار دیا۔ یا نہیں۔ اور اس کے بعد ہر ایک تحریر میں سیدنا محمود کو ہی سبز اشتہار کا مصداق بطور یقین لکھا یا نہیں۔ اگر ایسا ہی کیا گیا ہے تو کیا تین کو چار کرنے کا الہام آپ پر بھی صادق آتا تھا یا یونہی بطور تفاؤل ان کو مصلح موعود قرار دیدیا۔

کیا تعجب کی بات ہے۔ اللہ کا نبی تو تین کو چار کرنے والے الہام کا محمود مصلح موعود پر چسپاں ہونا تسلیم کرے۔ اور مولوی محمد علی صاحب فرمائیں۔ کہ یہ الہام یہاں لگتا ہی نہیں ہے۔ میرے خیال میں یہ گستاخی ہے۔ کہ ہم ایسا خیال کریں۔ کہ باوجود تین کو چار کرنے والی صفت خاصہ کے نہ پائے جانے کے بھی آپ نے میاں صاحب کو مصلح موعود مانا ہے۔ اور اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت صاحب نے کھول کر لکھدیا۔ کہ تین کو چار کرنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ تین بچوں کو چار کرنیوالا یا تین لڑکوں کو چار کرنیوالا اور تین بچوں کو چار کرنیوالے معنوں کو مد نظر رکھ کر بشیر اول کو پہلے اجتہاداً مصلح موعود سمجھا۔ کیونکہ اسوقت دو لڑکے اور ایک لڑکی موجود تھی۔ اور جب وہ فوت ہو گیا۔ تو میاں محمود احمد صاحب کو تین لڑکوں کو چار کرنیوالے معنوں کی رو سے بطور تفاؤل مصلح موعود قرار دیا۔ اور پھر آخر عمر تک اسکی تردید نہ کی۔ بلکہ یقینی طور پر محمود کو ہی مصلح موعود لکھتے رہے۔ لیکن چونکہ ایک معنے اس الہام کے یہ بھی ہو سکتے تھے۔ کہ دوسری بیوی سے چار لڑکے پیدا ہوں۔ اس لئے ان دوسرے معنوں کی رو سے مبارک احمد کو چوتھا لڑکا لکھا ہے لیکن جہاں اسے چوتھا لکھا ہے وہیں حضرت میاں محمود احمد صاحب کو سبز اشتہار کا مصداق پہلے لکھ دیا ہے۔ تا یہ گمان نہ ہو۔ کہ مصلح موعود مبارک احمد ہے جس کی موت کی خبر اس کی پیدائش کے ساتھ ہی دیگئی تھی۔ اور مصلح موعود کا عمر پانے والا ہونا ضروری تھا۔ اور ۹ سال میعاد کے اندر ہونا بھی ضروری تھا۔ اور یہ دونوں شرطیں مبارک احمد میں پائی نہیں گئیں۔ اس لئے خواہ مخواہ یہ لکھنا کہ حضرت مسیح موعود نے مبارک احمد کو مصلح موعود سمجھا تھا۔ محض غلط ہے۔ (سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۸)

آنکھیں کھولو جو کچھ کہا گیا ہی اور کہا جاتا ہے پورا ہوگا

خدا کا راز جب مشہود ہوگا
تو ظاہر میرزا محمود ہوگا

مسیحا کی دعائیں کم نہیں ہیں
وہی سمجھے گا جو مسعود ہوگا

برآمد ہوگا دلبند مسیحا
خدا اس وقت خود موجود ہوگا

ہے اولاد مسیحا سب ہی موعود
کوئی کیا ان سے بھی مطرود ہوگا

نہ ہوگی رحمت حق دور ان سے
خدا کا ان پہ فضل و جود ہوگا

ثبوت اس کا ملے گا آسمان سے
جو جھگڑا ہے وہ سب بے سود ہوگا

یہ مقبولان حق ہیں سب کے سب ہی
اب ان کا ظل ہی ممدود ہوگا

یہ پائیں گے خدا سے بخت و اقبال
نہ اب یہ سلسلہ نابود ہوگا

پکارا جائے گا رب مسیحا
وہی سب خلق کا مسجود ہوگا

اشاعت پائے گی تعلیم محمدی
بس اب واحد خدا معبود ہوگا

پھر یہ بات بھی قابل یاد داشت ہے کہ بذریعہ الہام الٰہی ۲۰- فروری ۱۸۸۶ء کی مصلح موعود والی پیشگوئی کو بشیر ثانی محمود احمد کے متعلق قرار دیا گیا ہے (دیکھو سبز اشتہار) اور الہام کے مقابل ایک ایسا اجتہاد جو کسی الہام کے ذو الوجوہ ہونے کے باعث کیا گیا ہو پیش کرنا سخت غلطی ہے - کیا ایک فرع اوّل کا مصداق اولیٰ ایک شخص کو قرار دیکر کسی دوسرے پر بھی اس خبر کو لگانا پہلے شخص کے مصداق اولیٰ ہونے کی نفی کرتا ہے؟ اگر کرتا ہے تو بتاؤ کہ جس پیشگوئی کا مصداق آتھم تھا اسی کا مصداق دوسرے عیسائیوں کو کیوں قرار دیا گیا تھا غرض ۹ سالہ میعاد کے اندر تین کو چار کرنے والا اور عمر پانے والا مصلح موعود تو حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد ہی ہے - اور اسپر خدائی فعل کی شہادت بھی ثبت ہے - کیونکہ آپ ہی ہیں - جو حسب الہام ربانی خطاب "فضل عمر" کے پانیوالے ہوئے ہیں - اور آپ ہی ہیں - جو دوسری شق ارسال خلفاء کی پیشگوئی پورے کرنے والے بنے - چاہو تو قبول کرو یا اس خدا کی زبردست شہادت کو بھی رد کر دو مگر یاد رکھو - یہ حضرت مسیح موعود کا ہی انکار ہوگا - اور تمام خلافتوں کا انکار ہوگا - اور اسیوجہ سے حضرت کا ایک الہام سنائے دیتا ہوں - سنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

"کوئی درباری حلقہ اطاعت سے گذرنے نہ پائے"

"کوئی درباری اس جرم میں سزا سے محفوظ نہ رہیگا"

اس خدائی شہادت کے ہوتے ہوئے بھی آپ کا یہ کہتے جانا کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے - تعجب انگیز امر ہے - کیا فضل عمر کے الہام کا پورا ہو جانا اور آپ کی اور آپ کی پارٹی کی تمام کوششوں کے باوجود فضل عمر کا خلافت پانا اور قومی جہاز کا خطرہ سے نکل جانا اس بات کی کافی شہادت نہیں کہ آپنے خود ہی وقت کو نہیں پہچانا ورنہ وقت نے تو شہادت دی کہ فضل عمر مصلح موعود بشیر الدین محمود احمد ہی ہے اور الحمد للہ کہ ہم نے اُسے شناخت کر لیا ۔

وقت پر شناخت کے معنی ہاں اس جگہ مولوی صاحب کے ایک مغالطہ کا جواب دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے - آپ فرماتے ہیں کہ وقت پر شناخت کے معنے یہ ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی لاعلمی ظاہر کی ہے کہ میں نہیں بتا سکتا کہ وہ پسر موعود کونسا ہے ص۹ اسجگہ تو مولوی محمد علی صاحب نے کمال ہی کر دیا ہے اور اصل منشاء کو ایسا بگاڑا ہے کہ حقیقت حال کو اپنے ساتھیوں پر بالکل مشتبہ کر دیا ہے - اصل حقیقت کو سمجھنے کے لئے ناظرین الوصیت کے مندرجہ ذیل الفاظ کو پڑھیں :-

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا - اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا - اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے - سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے - اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دہوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف نطفہ یا علقہ ہوتا ہے "

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح حالت نطفہ سے انسان کامل کی شناخت نہیں ہو سکتی - اسی طرح چونکہ مصلح موعود جو اس وقت بچہ ہی تھا - اس کی شناخت عام کے لئے مشکل تھی - اور یہ بھی اندیشہ تھا کہ دہوکہ دینے والے خیالات کے باعث معاملہ مشتبہ نہ ہو جائے - اسلئے آپنے فرمایا کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت پر ہوتی ہے - لہٰذا تم دہوکہ دینے والوں کے خیالات سے بچو - اور یہ کھلا اشارہ بھی اسی طرف تھا - کہ بسبب میاں صاحب کی کم عمری کے لوگ دھوکے دینگے ان سے احمدی کو بچنا ضروری ہے مگر مولوی صاحب اس سے حضرت اقدس کی بے خبری نکالتے ہیں حالانکہ وہ الوصیت کے بعد بھی حقیقۃ الوحی میں لکھ لکھ کے لکھتے ہیں کہ سبز اشتہار کا مصداق میاں محمود ہی ہے - مگر اللہ رے دہوکہ دہی باوجود اس تصریح کے مسیح موعود کو بیخبر بتایا جاتا ہے میری خیال میں تو مولوی محمد علی صاحب کا یہ مضمون جو مغالطوں سے پُر ہے جس سے بہت سے بے خبر دہوکہ کھائے ہوئے ہیں میاں صاحب کے مصلح موعود ہونے کی ایک دلیل اور حضرت اقدس کی فراست صحیحہ کا بین ثبوت ہے ۔

مصلح موعود کے متعلق الہامی تعین

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ کے ص۵ پر بڑے زور سے لکھا ہے کہ صاحبزادگان - محمود احمد - بشیر احمد اور شریف احمد کی پیدائش کے بعد حضرت اقدس کو الہام ہوا کہ تین کو چار کرنے والا لڑکا اب پیدا ہوگا - اور یہ الہامی تعین ہے - پھر ص۱۶ پر لکھتے ہیں کہ اس الہامی تعین کے بعد مبارک احمد پیدا ہوا - اور حضرت مسیح موعود نے اسے اجتہاداً مصلح موعود قرار دیا - پھر صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں کہ اب (مبارک احمد کے وفات پا جانے کے باعث) اگر یہ سوال کیا جاوے کہ اس طرح پر حضرت صاحب کے لڑکوں میں سے مصلح موعود کوئی بھی نہ رہا - تو میں کہتا ہوں اس میں کوئی ہرج نہیں اور خدا کے فعل نے اور الہام نے یہ ثابت کر دیا کہ مصلح موعود کبھی آئندہ نسلوں میں پیدا ہوگا ۔

جواب اسجگہ مولوی محمد علی صاحب نے حق کی مخالفت میں پورا زور لگایا ہے اور یقیناً - اگر حق کی مخالفت نہ ہوتی تو یہ مضمون آپ کی قلم سے ہرگز نہ نکلتا - اس کے تو یہ معنے ہوئے کہ خدا نے وعدہ کیا کہ ۹ سال کے اندر مصلح موعود پیدا ہوگا - پھر اس نو سالہ میعاد کے متعلق تو یہ انکشاف ہوا کہ ایک مدت حمل تک وہ لڑکا پیدا ہوگا - جب وہ پیدا ہوا تو مدت ۹ سالہ تو ختم ہو گئی - جیسے کہ مولوی صاحب نے بار بار لکھا ہے - اور جب وہ وفات پا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ مصلح موعود نہ تھا مصلح موعود آئندہ پیدا ہوگا - مگر ۹ سالہ میعاد کا وعدہ اب ختم ہو چکا - گو وعدہ پورا نہ کیا گیا جو اس مدت کے متعلق تھا - بہرحال جب تین لڑکے پیدا ہو چکے تو پھر مبارک احمد کی رُوح نے بحکم الٰہی حضرت مسیح موعود سے کلام کیا - کہ میں اب آنیوالا ہوں - اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی الہام فرمایا کہ تین کو چار کرنیوالا لڑکا اب پیدا ہوگا - اور ادھر مبارک احمد کی رُوح نے بتا دیا کہ میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان صرف ایک دن (دو سال) کی میعاد ہے - اور جب وہ مبارک پیدا ہوا تو مسیح موعود نے الہام الٰہی کی بناء پر اُسے مصلح موعود قرار دیا - لیکن یہ الہامی تعین بھی درست نہ نکلی - کیونکہ مبارک احمد ۸ سال کی عمر میں فوت ہو گیا - تب خدا نے کہا کہ اچھا ہم اور لڑکا دینگے جو مبارک احمد کا قائم مقام ہوگا - لیکن وہ بھی نہ پیدا ہوا - اور حضرت مسیح موعود کی وفات ہو گئی - اس لئے اب وہ مبارک مصلح کسی آئندہ صدی میں پیدا ہوگا اور غالباً تین صدی کے بعد تا کہ تین کو چار کرنے والا الہام ان معنوں میں بھی پورا ہو جائے ×

ناظرین! کیا یہ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر تمسخر نہیں ہے اور کیا مولوی محمد علی نے چھپے چھپے مخالفین کو اس تمسخر کا موقعہ نہیں دیا؟ بلکہ ایک طرح سے لوگوں کو مسیح موعود سے برگشتہ نہیں کرنا چاہا؟ اگر مولوی محمد علی سچے ہیں تو وہ اس قسم کا ایک آدھ نمونہ کلام اللہ سے یا احادیث سے نکال کر دکھائیں یا کم سے کم ثابت کر دیں کہ اگر یہ توجیہ جو انہوں نے اس پیشگوئی کی کی ہے۔ صحیح ہے تو پھر کونسی پیشگوئی ہوگی جسے ہم اس معیار کے ہوتے ہوئے بھی جھوٹا کہدیں۔ مولوی صاحب بڑی ہوشیاری سے لکھتے ہیں کہ مبارک احمدؐ کا مصلح موعود ٹھہرایا جانا صرف مسیح موعود کا اجتہاد تھا۔ لیکن ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ:-

"یاد رہے کہ ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں موعود کی ایک خاص صفت کا ذکر ہے۔ جس سے اس کا تعین ہوتا ہے۔ اور وہ صفت یہ ہے کہ وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ یہی ایک صفت ایسی ہو۔ جو اس کا تعین کرتی ہے۔ اور باقی صفات عام الفاظ میں اس کی آیندہ کامیابیوں کے متعلق ہیں۔ لیکن تین کو چار کرنے کی صفت خاص ہے، اور اس کی ذات کے متعلق ہے۔" صـ۱۴ - ۱۵

پھر اس کے بعد ہی لکھتے ہیں کہ انجام آتھم کے صـ۱۸۲ میں لکھا ہے کہ:-

"وان اللہ بشرنی فی ابنائی بشارۃ بعد بشارۃ حتی بلغ عددہم الی ثلثۃ × × × × × × وبشرنی ربی برابع رحمۃ وقال انہ یجعل الثلثۃ اربعۃ

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹوں کے متعلق خوشخبری پر خوشخبری دی۔ یہاں تک کہ ان کا عدد تین تک پہنچ گیا × × × × × × اور میرے رب نے اپنی رحمت سے مجھے چوتھے کی خبر دی اور فرمایا کہ وہ تین کو چار کریگا۔ اب یہاں معلوم ہوا کہ تین کو چار کرنیوالا ابھی پیدا ہونا باقی ہے پس یہ الہامی تعین ہے اور یہ امر کہ اس تین کو چار کرنے سے مراد ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کا موعود ہے جس میں مصلح موعود کی یہ صفت بیان کیگئی ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہے اظہر من الشمس ہے۔" صـ۱۵

اب ان ہر دو عبارتوں کو ملا کر تو اظہر من الشمس یہی ہے، کہ اب پیدا ہونیوالا مصلح موعود ہوگا۔ اور یہی الہامی تعین ہے پھر اسے اجتہاد کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔ مانا کہ آپ اس خوف سے کہ احمدی مجھے ملزم کرینگے اور کہیں گے کہ مولوی صاحب یہ الہامی تعین کیوں غلط ہوئی اسلئے اسے اجتہادی تعین کہدیں مگر آپکے الفاظ تو واقعی اظہر من الشمس کر رہے ہیں کہ یہ الہامی تعین تھی۔ اور غیر احمدی مخالف کب خاموش رہینگے۔ وہ تو سچی باتوں پر بھی جرح کرنے سے نہیں چوکتے۔ تو اس آپکے بیان کے ہوتے ہوئے وہ تو صاف کہدینگے کہ الہاماً مصلح موعود کی تعیین تو ہوئی تھی جیسے کہ مولوی محمد علی نے لکھا ہے مگر خدا نے اس الہام کو جھوٹا ثابت کر کے مرزا صاحب کو جھوٹا کہدیا (استغفراللہ استغفراللہ ثم استغفراللہ) اور اگر آپکے چند ایک ہمخیالوں نے یہ کہا کہ مولوی محمد علی نے تو اسے اجتہادی تعین لکھا ہے تو وہ آپکے مندرجہ بالا الفاظ سامنے رکھکر پوچھیں گے کہ کیوں صاحب! یہ الہامی تعین ہے یا اجتہادی۔ اگر ان سے جواب دیا جاوے تو یہ سچ ہے کہ آپ کا مضمون اسے الہامی تعین ہی ثابت کرتا ہے۔ جس طرح پہلے تین صاحبزادوں کا مصلح موعود نہ ہونا اس الہام سے متعین ہو جاتا ہی جیسے کہ آپنے لکھا ہے ویسے ہی یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے مبارک احمدؐ مصلح موعود تھا۔ اور وہی تین کو چار کرنیوالا تھا مگر خدا کے فعل نے ثابت کیا کہ وہ مصلح موعود نہ تھا اور نہ وہ اس خاص صفت کا مصداق تھا جو مصلح موعود کی تعیین کرتی ہے یعنی تین کو چار کرنیوالا مبارک احمدؐ نہ تھا۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ آیندہ بھی کوئی مصلح موعود نہ ہوگا کیونکہ تین کو چار کرنے کی خاص صفت تو اب ختم ہوگئی کیونکہ چوتھا لڑکا پیدا ہوچکا۔ اور اب اگر وہ پیدا ہو تو چار کو پانچ کرنیوالا ہوگا۔ مگر بقول مولوی محمد علی صاحب وہ چوتھی صدی میں ہوگا۔ اور اس وقت یہ تینوں صاحبزادگان نہ ہونگے۔ اسلئے بھی وہ تین کو چار کرنیوالا نہ ہوگا۔ اور تریاق القلوب میں تو حضرت مسیح موعود نے یہ بھی کھولکر لکھدیا ہے کہ آیندہ نسل انسانی بجز آپکے موجودہ لڑکوں کے یا انکے لڑکوں کے کوئی کامل انسان پیدا نہیں کریگی۔ یہاں تک کہ قیامت کی گھڑی آجاوے۔ میرے خیال میں جس طرح مولوی محمد علی نے بشیر اول کے ساتھ نو سالہ میعاد کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اسیطرح الہامی طور پر مبارک احمدؐ کے مصلح موعود ہونے کو مانکر مصلح موعود ہی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی لوگوں کو مسیح موعود کے انکار کے لئے بھی تیار کر دیا ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے حق کی مخالفت کا پ ع آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا۔

اصل بات یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے انجام آتھم کی عبارت کو ٹھیک ٹھیک سمجھا ہی نہیں۔ وہاں صرف لڑکوں کی تعداد کی زیادتی کی بشارت ہے اور عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کے نتیجہ میں اپنی اولاد کا زیادہ ہونا بتلایا ہے جیسا کہ فرمایا کہ "تمہارا طاقت است کہ براشے مزاحمت برخیزید و چہار شوندگان را از چہار شدن مانع آئید۔ مصلح موعود کا اصل الہام میں کوئی ذکر نہیں۔ ہاں اگلی سطر میں الہام کے بعد جو لکھا ہے کہ ما ایں الہام را در اشتہاری نوشتہ ایم۔ معلوم ہوتا ہے کہ لفظی مناسبت کیوجہ سے اُدھر دھیان چلا گیا ورنہ یہاں صاف ظاہر ہے کہ یہ نیا الہام ہے اور صرف ۴۹ھ۔ لیکن اب یہ سوال ہوگا کہ اس طرح بھی تو اتنا معلوم ہوگیا کہ اجتہاداً حضرت صاحب نے مصلح موعود کی صفت خاص تین کو چار کرنے کا الہام اور دوشنبہ ہے۔ مبارک دوشنبہ کی پیشگوئی کو مبارک احمدؐ پر لگایا ہے۔ اسلئے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس نے بشیر الدین محمود احمدؐ کو مصلح موعود قرار دیا ہو۔ سو اس کا جواب یہ ہے:-

اوّل۔ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ پر مبارک احمدؐ کے ذکر کے ساتھ ہی آپنے کھول کر لکھا ہے کہ سبز اشتہار کا مصداق محمود احمدؐ ہے۔ پھر سراج منیر - تریاق القلوب و نزول المسیح اور حقیقۃ الوحی سب میں برابر محمود ہی کو سبز اشتہار کا مصداق لکھا ہے۔ اور سبز اشتہار میں لکھا ہی کہ بشیر ثانی محمود احمدؐ فضل عمر اسی لڑکے کے متعلق ہے۔ جو مصلح موعود ہے جس کا اعلان ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ہے۔ اور یہ الہامی تشریح اور تعیین ہے۔ پس اس الہامی صراحت کے ہوتے ہوئے اگر مبارک احمدؐ کو بھی اجتہاداً الہام تین کو چار کرنیوالا کا مصداق سمجھا تو یہ قابل حجت نہیں۔ اور سیجعل الثلثۃ اربعۃ کا الہام نیا ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد علی اقرار کرتے ہیں تو پھر بات بالکل صاف ہے۔ یعنی مصلح موعود کے لئے جو تین کو چار کرنے والے کا نشان ہے وہ تو سیدنا محمود پر پورا ہوگیا اور اس نئے الہام کے مصداق مبارک احمدؐ ہوئے:

[illegible]

دوم - خدا تعالیٰ کے فعل نے ثابت کر دیا ہے کہ مبارک احمد عمر پانے والا مصلح موعود نہ تھا ۔

سوم - خدا تعالیٰ نے فضل عمر کا وارث محمود احمدؐ کو کر کے بتا دیا کہ حضرت اقدس کا تفاؤل اور پھر یقین بالکل صحیح تھا ۔

چہارم - جس طرح مولوی محمد علی نے لکھا ہے کہ :۔

"مبارک احمد کے متعلق جو اجتہاد حضرت صاحب کا تھا کہ وہ تین کو چار کرنیوالا ہے وہ بھی ایک رنگ میں صحیح ہے ۔"

اسی طرح یہ سمجھ لو کہ چونکہ ایک رنگ میں مبارک احمد بھی تین کو چار کرنے والا تھا ۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے اسے بھی اس کا مصداق قرار دیا ۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حقیقی معنوں کی رُو سے جو محمود احمد اس کے مصداق قرار دیئے گئے تھے وہ غلط ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ علماء کو حضرت نے دابۃ الارض لکھا ہے ۔ اور طاعونی کیڑوں کو بھی ۔ پھر خود ہی نزول المسیح میں فرمایا ہے کہ یہ ہر دو بیان متناقض نہیں ہیں بلکہ صحیح ہیں اور ایسے ہی ذو المعارف الہامات میں ہوا کرتا ہے پس مبارک احمد کو جو ایک رنگ میں مصداق قرار دیا ہے ۔ تو یہ محمود کے موعود خاص ہونے کے منافی نہیں ۔ جس طرح آپ کے خیال میں آیندہ ہونیوالے مصلح موعود کے مخالف نہیں ۔

پنجم - اسی مبارک احمد کا عقیقہ دوشنبہ کو ہوا اور وہ دوشنبہ مبارک کا مصداق ہوا تو محمود احمد کا ختم قرآن اور آمین دوشنبہ کو ہوئی تھی ۔ اور اس پر حضرت نے لکھا تھا ۔

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اور مبارک احمد اگر پیشگوئی کے مطابق پیدا ہونیوالے لڑکوں میں سے چوتھا ہے تو محمود احمد بلا شرط حضرت مسیح موعود کا چوتھا لڑکا ہے اور یہ خصوصیت جو محمود کو حاصل ہے کہ وہ نو سال کے اندر تین کو چار کرنیوالا ہے جو الہامی شرط ہے وہ مبارک احمد کو حاصل نہیں اور نہ وہ زندہ ہی رہا ۔ اور حضرت اقدس نے اپنی آخری کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ٣٠٦ پر محمود ہی کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے ۔ پس اب اس کا انکار کرنا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل کا انکار ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا کھلا انکار ہے ۔ اور احمدی کی شان نہیں کہ وہ ایسی زبردست پیشگوئی کو یونہی ٹلا دے حالانکہ خدا کا قول و فعل اس کی تصدیق کرتا ہو مگر محمد علی تو کہتے ہیں کہ جب کوئی مصلح موعود والا کام ہوگا مان لینگے ۔ مگر یہ محض دھوکہ ہے کیونکہ اس کے تو یہ معنے ہیں کہ ابھی ہم حضرت صاحب کی پوری ہو چکی ہوئی پیشگوئی کو نہیں مانتے اور نہ مانینگے ۔ مگر

جب کھل گئی سچائی تب اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ ہدیٰ یہی ہے

الراقم خاکسار عمر الدین احمدی یکے از ادنے غلامان حضرت فضل عمر بشیر الدین محمود احمدؐ ۔ عفاء اللہ وایدہ

ضروری نوٹ

مولانا محمد احسن کیا فرماتے ہیں!

مولوی محمد علی صاحب نے پیغام میں بڑے فخر کے ساتھ فاضل امروہوی کا ایک خط شائع کیا تھا ۔ جس میں فاضل موصوف نے حسن ظن سے کام لیکر خلافت کے انکار اور اس گند کے اظہار سے پہلے انہیں بار ۔ راشد لکھا ہے ۔ اب اس کے جواب میں مولانا احسن نے الحکم میں مضمون چھاپا ہے اور فاضل ایم ۔ اے کے حالات کو بلعم باعور سے نسبت دی ہے اور لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عالم الغیب ہے ایک وقت ایک شخص کی تعریف کی اور پھر وہ ایسا نکلا کہ مثلہ مثل الکلب اور میں تو عالم الغیب نہیں ۔ اب چونکہ ایم اے صاحب نے راہ ارتداد اختیار کی ہے ۔ اسلئے میں ذالک مثل القوم پڑھتا ہوں ۔

ڈاکٹر محمد حسین شاہ

ماسٹر عبد الرحیم صاحب حلفیہ شہادت دیتے ہیں کہ ڈاکٹر شاہ صاحب نے مجھ کو ایک وقت کہا تھا کہ ہم محنت سے روپیہ کما کر وہاں بھیجتے ہیں ۔ اور وہاں بیوی صاحبہ (اُم المؤمنین) کی ایک کرتی زیور بن جاتی ہے ۔ یہ حضرت مسیح موعود کی زندگی کا واقعہ ہے ۔ اگر غلط ہے تو شاہ صاحب حلف مؤکّد بوعید لعنۃ اللہ علی الکاذبین انکار شائع فرما دیں ۔

مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ

حضرت اقدس جب لاہور تشریف لے گئے اور پیچھے لنگر کا خرچ مولوی محمد علی صاحب کے سپرد تھا تو انھوں نے خواجہ صاحب کو خط لکھا کہ مجھے معلوم ہوگیا کہ لنگر کا خرچ بہت ہی کم ہے ۔ اور سارا روپیہ حضرت صاحب کے گھر میں اپنوں اور متعلقین پر اُٹھتا ہے ۔ لنگر کا خرچ اتنا نہیں ۔ جتنا ظاہر کیا جاتا ہے ۔ حضرت اقدس پر روپیہ کے بے جا خرچ کرنے کا صریح الزام ہے ۔ مولوی محمد علی صاحب مذکورہ بالا حلف کے مطابق اس کی تردید شائع فرمائیں ۔

خواجہ صاحب کا عقیدہ

کڑیانوالہ جاتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب کو ۔ مولوی محمد سرور شاہ صاحب کے سامنے خواجہ صاحب نے کہا تھا کہ ہمارا روپیہ زیوروں اور لباسوں میں ہی خرچ ہو جاتا ہے ۔ اگر یہ غلط ہے ۔ تو مولوی محمد علی اور خواجہ صاحبان اس کی تردید کر دیں ۔ مؤکّد بحلف مذکورہ بالا ۔

مرزا یعقوب بیگ کا عقیدہ

میر حامد شاہ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کو لکھتے ہیں ۔ مرزا یعقوب بیگ نے لکھا ہے کہ "مولوی نور دین صاحب اسلام کے دشمن اور سلسلہ احمدیہ کی بیخکنی کرنے والے ہیں" اگر یہ صحیح نہیں تو ڈاکٹر موصوف حلف مؤکّد بوعید مذکور سے انکار شائع کریں ۔

ایک سیالکوٹی

جو اپنے آپ کو احمدی بتلاتا ہے ۔ اس کے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ استہزاءً کہا کرتا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ خدا کو انگریزی نہیں آتی (نعوذ باللہ من ذالک) کیونکہ الہامات کی انگریزی غلط ہے کیا اس گستاخ ۔ زبان دراز کا صحیح پتہ ماسٹر غلام محمد صاحب یا کوئی صاحب ہمیں بتائینگے ۔

پیغام کی گالیاں

پہلے پہلے پیغام میں گالیاں تھوڑے تھوڑے بیچ سے دیجاتی تھیں مگر جب سے مولوی محمد علی صاحب نے "پیغام کی آیندہ روش کیا ہو" کے عنوان سے مضمون لکھا ہے ۔ اور اس میں اس مفہوم کا فقرہ بھی رقم فرمایا کہ پیغام کی نا ملائمت کو الحق و الحکم کی سختی سے کچھ نسبت نہیں ۔ گویا اپنے حامیوں کو یہ سمجھایا کہ تم میری طرح کھلی کھلی گالیاں کیوں نہیں دیتے اس وقت سے وہ فاصبح ماشئت کا پورا مصداق ہوگیا ہے ۔ ١٣ راگست کے پیغام میں حضرت صاحبزادہ صاحب ابن المسیح الموعود اور آپ کے مبائعین اور اپنے مرشد و ہادی کے جائے ادب حضرۃ میر ناصر نواب صاحب کو سخت تنگ خیال ۔ کم ظرف

(کمینہ) عیب چیں - سخت گیر لکھا ہے - کیا کسی پاگل سے یہ توقع ہو سکتی تھی - بئس الاسم الفسوق بعد الایمان کاش! یہ لوگ اس مجسم حلم و وقار - عاف عن الناس کے ساتھ نیاز مندی رکھ کر اس کے اعلےٰ اخلاق کا نظارہ کرتے اسی سلسلہ میں ایک احسان فراموش ہمہ عجب و پندار کا خط بھی چھاپا ہے جو اپنی نامعلوم ہستی کو اہمیت دینے کے لئے اپنے خلاف ہنگامۂ ناروا اور طوفان بدتمیزی بپا ہونے کی خبر دیتا ہے - اور اہلیان دارالامان کو درپئے تخریب بتاتا ہے - بھلا جو مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح (خلیفہ اول) دونو سے پاگل ہونے کا سرٹیفکیٹ پاچکا ہو - اس کے افعال و اقوال پر ناراض ہونے کی کیا بات ہے - البتہ اتنا یاد رکھے کہ جس نے دارالامان کو اپنے لئے دارالخطر و الطغیان ٹھہرایا اور اصحاب الصفہ کو بدسلوک ٹھہرایا ہے وہ یاد رکھے کہ انشاءاللہ کسی مقام میں سکھ نہیں پائیگا - اور نہ اس سے بہتر دوست - اپنی نوٹ بک میں نوٹ کرلے - اور آئندہ دیکھے - اللہ تعالیٰ نے تو اپنے کلام میں پہلے ہی ایسے لوگوں کو ایک سرٹیفکیٹ دیدیا ہے کہ اخرج منہ الیسن بدوت - یعنی یہ خروج خود ہی نکالم ظلم ہیں - معلوم نہیں کہ جب اپنی صاحب کے متعلق پیغام پارٹی میں یہ مشہور ہوا کہ وہ خواجہ صاحب کی ٹانگ کاٹ دیگا - اس وقت واقعی شریف لوگوں کی فہرست میں داخل تھا یا نہیں - اس شخص پر تو حضرت خلیفہ ثانی کے ایسے ایسے احسان ہیں کہ اگر کچھ بھی مادہ شرافت ہوگا تو عمر بھر نہ بھولیگا - بیعت کرنا اور باوجود معتقدیوں کے انکار کرے - اسی کو امام صلوٰۃ بنائے رکھنا پھر اس کے بارے میں یہ خبر پہنچی کہ اس کا قول ہے - مولوی نورالدین صاحب کے جنتیاب کے ایک قطرے سے ہزار محمود جیسے خلیفے پیدا ہو سکتے ہیں - پھر بھی اسی کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی ہدایت - پھر تعلیم الاسلام کے تعمیر ثانی کے کام پر اور بڑا ذمہ دار کہنا اور افسر اعلیٰ سے بر سر پرخاش و ناشیرت رہنے پر اظہار فخر اور سب کا خاموش رہنا پھر خلیفہ وقت کی بیعت کرکے اس کے خلاف بعض اپنی ذہنیت کی بنا پر مضمون لکھنا سب کو یاد ہے باوجود ان باتوں کے اسے قادیان کے لوگوں کی بدسلوکی کا شکوہ ہے - افسوس! پھر ۲۲ - مئی کے کارڈ میں اپنے دوست کو لکھا ہے میں قادیان سے رخصت ہو جاؤنگا - اور صدر انجمن احمدیہ میں اپنے مزدوری کا کام بتا کر اب تک رخصت کی درخواستیں دی جا رہی ہیں کیا ابھی چالیس روپے ملنے کا یقین نہیں آیا تا مزید رخصت کی ضرورت نہ پڑی

کیا حضرت مسیح موعود قرآن مجید کے خلاف کرتے تھے؟

حضرت صاحبزادہ صاحب نے فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع کے معنے کئے ہیں کہ اصل حکم دو دو تین تین چار چار کا ہے - اگر عدل نہ کرنے کا خوف ہو تو پھر ایک کا حکم ہے - اس کے خلاف پیغامی کہتے ہیں حضرت مسیح موعود کا یہ مذہب نہ تھا یعنی حضور مغفور قرآن مجید کے خلاف حکم دیتے تھے - نعوذ باللہ من ذٰلک اپنی سمجھ کا قصور ہے - حضرت مسیح موعود کا یہ فرمان کہ قرآن نہیں کہتا کہ ضرور ضرور ایک سے زیادہ عورتیں کرو بالکل صحیح ہے - مگر صاحبزادہ صاحب بھی تو یہی فرماتے ہیں " اگر عدل نہ کرنے کا خوف ہو تو پھر ایک کا حکم ہے " اور ارشاد ہوتا ہے - " وہاں اگر طاقت نہ ہو تو ایک ایک کی بھی اجازت ہے " دونو کلاموں میں تناقض تو جب ہو سکتا ہے کہ ایک کہے قرآن فرماتا ہے ضرور ضرور ایک سے زیادہ عورتیں کرو اور دوسرا کہے - قرآن فرماتا ہے - ضرور ضرور ایک سے زیادہ عورتیں نہ کرو اور یہاں یہ بات نہیں - ایک سے زیادہ بیوی کی حضرت اقدس اجازت دیتے ہیں بلکہ حکم دیتے ہیں دیکھو مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۹ میرا جی تو یہی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھائیں - اور حضرت صاحبزادہ صاحب بھی یہی فرماتے ہیں - کہ ایک سے زیادہ بیویاں اصل منشاء الٰہی ہے اگر عذر ہے تو پھر ایک ہی کرو اور یہی حکم قرآن مجید کا ہے - پس ان احکام میں کوئی تخالف نہیں

کچھ اور

ایک نادان کو یہ فکر پڑی ہے کہ اگر ہم چار چار بیویاں کریں تو عورتیں کہاں سے آئینگی اسے چاہیئے کہ وہ حکم الٰہی پر عمل کرے اور خلق کا کام حکم مہیا والے کے لئے رہنے دے - اور پھر رسول اللہ پر اعتراض کرے کہ انہوں نے نو بیویاں کیں ولکم فی رسول اسوۃ حسنۃ - پھر خلفاء راشدین و صحابہ کرام پر الذین اتبعوھم باحسان - دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ اور استثنائی صورت سوائے عدل کے حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہیں بیان کی تو یہ اعتراض بھی اللہ پر کرو - صاحبزادہ صاحب نے تو ان خفتم الا تعدلوا کا ترجمہ کر دیا ہے - فہم ہو تو سمجھیں کہ اس جامع فقرے میں تمام قسم کے استثناء آگئے ہیں - مریدوں کو بہت نکاح کرنے کا حکم حضرت مسیح موعود دے چکے ہیں جیسا کہ اوپر نقل ہوا ہے اب اپنے مرشد و ہادی کے قول پر پیغام ہنسی نہ اڑائے تو اور کون اڑائے ◆

نو مبائعین

کمال الدین ولد علی بخش ساکن اٹھوال ضلع گورداسپور (۲) فتح محمد ولد روشن دین (۳) سردار محمد ولد کھیڑا (۴) کرم الٰہی ولد نواب (۵) فیض محمد ولد گاہی (۶) عبد الکریم ولد اللہ بخش (۷) حاکم ولد اللہ بخش (۸) سردار محمد ولد گاہی (۹) حاکم علی ولد قادر بخش (۱۰) عبد الحق ولد گوہر (۱۱) ابراہیم ولد مراد بخش (۱۲) فرزند علی ولد محمد بخش (۱۳) غلام قادر ولد سلطان بخش (۱۴) اسحٰق محمد ولد علی محمد (۱۵) حیدر بخش ولد امام الدین (۱۶) غلام رسول ولد محمد بخش (۱۷) ابراہیم ولد امام بخش (۱۸) علی احمد ولد اللہ بخش (۱۹) اللہ دتا ولد محمد بخش (۲۰) عطاء محمد ولد گوہر

مستورات

(۱) حسین بی بی زوجہ ماہی ساکن اٹھوال ضلع گورداسپور (۲) امیر بی بی زوجہ کھیڑا (۳) عمری زوجہ فضلاء (۴) ہاجرہ بنت فضلا (۵) حاکم بی بی بنت لبھو (۶) عائشہ بنت علی گوہر (۷) جیواں زوجہ رحمت اللہ (۸) حاکم بی بی بنت عیدا (۹) حاکاں بنت گاہی (۱۰) حاکم بی بی بنت مراد بخش (۱۱) متاب بی بی زوجہ مراد بخش (۱۲) گوہر بی بی زوجہ کریم بخش (۱۳) راج بی بی زوجہ اللہ دتا

نظم

جو بیہودہ ہٹ پہ پشیماں نہیں ہے ۔ وہ بدکار جنت کا خواہاں نہیں ہے
مسیحائے احمد کا دشمن جہاں میں ۔ بلاشک شقی ہے مسلماں نہیں ہے
نبوت کا احمد کی قائل نہیں جو ۔ وہ کیا منکر قول رحمان نہیں ہے
خلافت کا محمود کی ہے جو منکر ۔ مسلماں وہ اہل ایماں نہیں ہے
کہ ہے بانی فتنہ محمود احمد ۔ یہ کیا ابن مہدی پہ بہتاں نہیں ہے
ترو فتنہ و شر سے پیغامی لیڈر ۔ ذرا قوم احمد پریشاں نہیں ہے
نہ الزام رکھ اپنے فضل عمر پر ✱ عدو تجھ کو کیا خوف یزداں نہیں ہے
نہ دو گالیاں ابن مہدی کو فاسق ✱ شرافت کے یہ بات شایاں نہیں ہے
نمازیں پڑھو تم نہ منکر کے پیچھے ✱ کیا مہدی دیں کا فرماں نہیں ہے ✱

شیخ نصیر احمد احمدی ٹھیکیدار کمسریٹ نوبجانہ بازار انبالہ